بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم   نحمدہٗ ونصلی علی رسولہِ الکریم

" بیان صد اعزاز "

پیش لفظ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''انسان کا فرض ہے دوسروں کو نفع پہنچائے اور اُسکی صورت یہ ہے اُنکو خدا کی محبت پیدا کرنے اور اُسکی توحید پر قائم ہونے کی ہدایت کرے جیسا کہ وتواصوبالحق سے پایا جاتا ہے۔ انسان بعض وقت خود ایک امر کو سمجھ لیتا ہے لیکن دوسروں کو سمجھانے پر قادر نہیں ہوتا اس لئے اُسکو چاہیئے کہ محنت اور کوشش کر کے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاوے۔ ہمدردیءخلائق یہی ہے کہ محنت کر کے دماغ خرچ کر کے ایسی راہ نکالے کہ دوسروں کو فائدہ پہنچا سکے تاکہ عمر دراز ہو۔'' (تفسیر بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ سورۃ العصر جلد۴ ص۲۲۷)

چنانچہ اِس راہنما ہدایت پر عمل کرتے ہوئے اِس ناچیز نے عزم کیا کہ حُضور مسیح موعودؑ کی مبشرات جو کہ تذکرہ میں درج ہیں اور وہ خاکسار کے نزدیک ایوب احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد کے وجود میں پوری ہوئی ہیں کسی قدر تفسیر اور تشریح کے ساتھ بیان کروں۔ ایسی رویا، کشوف اور الہامات سو(۱۰۰) سے زائد ہیں چنانچہ اس مجموعہ کا نام ''بیان صد اعزاز'' رکھا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا الہام ہے

زدرگاہ خدا مردے بصد اعزاز می آئید

مبارک بادت اے مریم کہ عیسی بازمی آئید   (تذکرہ صفحہ ۶۸۴)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے ایک مرد سو اعزاز کے ساتھ آرہا ہے۔ اے مریم مبارک ہو عیسیٰ پھر واپس آرہا ہے۔ نیز حضور نے فرمایا

'' اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں سے ہے جس کا نام ابن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔'' (روحانی خزائن جلد۳ ازالہ اوہام ص۳۱۸)

اللہ تعالیٰ نے اِس عاجز پر اپنے فضل سے یہ بات کھول دی کہ حضرت مرزا رفیع احمد صاحب ہی وہ ابن مریم ہیں جسکی بشارت حضورؑ نے الہام پا کر دی تھی۔

مزید بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ۱۹۶۴ء کی بات ہے یعنی قریباً ۴۶ سال قبل کہ اس عاجز نے ایک رویا دیکھی تھی کہ آسمان سے ایک لڑی کی صورت میں سو (۱۰۰) کے قریب کاغذات مطبوعہ میرے سینے پر نازل ہوئے ہیں۔ میں اُسوقت سمجھ نہ سکا کہ کیا معاملہ ہے تاہم اب حضرت ایوب احمدیت کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے اِس ناچیز کی توجہ اسطرف پھرائی کہ اُنکے متعلق جو مبشراتِ حضور مسیح موعودؑ میں ذکر ہے اُنکو عامتہ الناس کے فائدہ کیلئے یکجا کر کے تفسیراً بیان کر دوں۔ چنانچہ جب خاکسار نے یہ کام شروع کیا تو ایسے رویا، کشوف اور الہامات کی تعداد سو (۱۰۰) سے بھی تجاوز کر گئی۔ فلحمد اللہ اسی بناء پر اس تصنیف کا عنوان خاکسار نے ''بیان صداعزاز'' رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص قدرت سے اِس مضمون کا بیج قریباً ۴۶ سال قبل اِس احقر العباد کے سینہ میں بویا جو کہ وقت کیساتھ نشو نما پاتا رہا اور اب حضرت ایوب احمدیت کے وصال کے بعد جب وقت کی ضرورت نمایاں ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے توفیق عطا فرمائی کہ بغیر کسی تکلف کے انشراح صدری سے یہ پیچیدہ مضمون رقم کر دوں جو کہ انشااللہ مناسب وقت پر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے احباب جماعت کے استفادہ کیلئے شائع ہو سکے۔ **وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم**

مذکورہ بالا مبشرات کی تفسیر کرتے ہوئے مندرجہ ذیل کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

۱) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی یعنی مبشرات قرآن اور فرمودات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تابع ہے اسلئے انکی تفسیر کرتے ہوئے اس بنیادی حقیقت کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

۲) قرآنی وحی کیطرح یُفَسِرُ بعضُ بعضَ یہاں بھی اس اصول کو مدنظر رکھا گیا ہے یعنی بعض الہامات اور رویا کی تفسیر حُضورؑ کے دوسرے رویا، کشوف اور الہامات سے کی گئی ہے۔

مندرجہ بالا بنیادی اصولوں کے علاوہ حُضور مسیح موعودؑ کے مندرجہ ذیل فرمودات سے راہ نمائی حاصل کی گئی۔

۳) ''ملہم سے زیادہ کوئی الہام کے معنی نہیں سمجھ سکتا اور نہ کسی کا حق ہے جو اُسکے مخالف کہے'' (روحانی خزائن جلد ۲۲۔ حقیقتہ الوحی ص ۴۳۸)

۴) ''پیشگوئیوں کے ہمیشہ دو حصے ہوا کرتے ہیں اور آدمؑ سے اس وقت تک یہی تقسیم چلی آ رہی ہے کہ ایک حصہ متشابہات کا ہوا کرتا ہے اور ایک حصہ بینات کا''۔ (ملفوظات جلد ۳ ص ۳۲۰)

۵) ''پیش گوئیوں میں ہمیشہ استعارات ہوتے ہیں اور پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جب خبروں میں کوئی ایسی خبر موجود ہو جو ثابت شدہ واقعہ کے برخلاف ہو تو اُسے بہر حال رد کرنا پڑیگا۔'' (ملفوظات جلد۳ ص ۲۹۸)

۶) ''متشابہات کی بحث میں نہ پڑو۔ مگر یہ تو ماننا ہی پڑے گا کہ پیشگوئیوں کے وہ معنے ہوتے ہیں جو واقعات کی رُو سے صحیح ثابت ہو جائیں'' (ملفوظات جلد۲ ص۳۵۱)

۷) ''یہ عادت اللہ قدیم سے جاری ہے کہ اسکی پیشگوئیوں میں کوئی حصہ متشابہات کا ہوتا ہے اور کوئی بینات کا'' (روحانی خزائن ۲۲۔ حقیقۃ الوحی ص۵۷۲)

۸) ''انبیاء علیہ السلام کے آنے کے وقت لوگوں کے حالات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ وہ استعارات کو حقیقت پر محمول کرنا چاہتے ہیں اور حقیقت کو استعارہ بنانا چاہتے ہیں۔'' (ملفوظات جلد۱۔ ص۵۸۶)

۹) ''پیشگوئیوں کا صحیح مفسّر خود زمانہ ہے'' (ملفوظات جلد۴۔ ص۲۶۵)

۱۰) ''عظیم الشان پیشگوئیوں کی حقیقت کو وہ زمانہ کھولتا ہے جو اُن کے ظہور کا زمانہ ہوتا ہے اور اُس سے پہلے متقی اور پرہیز گار لوگ خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں پر ایمان تو لاتے ہیں مگر اُن کی تفاصیل کو خدا تعالیٰ کے حوالے کر دیتے ہیں اور جو لوگ اپنی طرف سے قبل از وقت دخل دیتے ہیں اور اُس پر ضد کرتے ہیں وہی ٹھوکر کھاتے ہیں۔'' (روحانی خزائن جلد۲۲۔ حقیقۃ الوحی ص۴۶۷)

۱۱) ''دراصل پیشگوئیاں حاملہ عورتوں سے مشابہت رکھتی ہیں''۔ (روحانی خزائن جلد۳۔ ازالہ اوہام ص۳۰۸)

۱۲) ''خواب کا تعین ہمیشہ صحیح نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ جس کو خواب میں دیکھا جاتا ہے اس سے مراد کوئی اور شخص ہوتا ہے''۔ (ملفوظات جلد۴ ص ۳۵۱)

۱۳) ''اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں میں سنت اللہ یہی ہے کہ ان میں اِخفاء اور ابتلا کا بھی ایک پہلو ہوتا ہے کیونکہ اگر یہ پہلو نہ رکھا جاوے تو پھر کوئی اختلاف ہی نہ رہے اور سب کا ایک ہی مذہب ہو جاتا۔ مگر خدا تعالیٰ نے امتیاز کیلئے ایسا ہی چاہا ہے کہ پیشگوئیوں میں ایک ابتلا کا پہلو رکھ دیتا ہے۔ کوتاہ اندیش، ظاہر پرست اس پر اَڑ جاتے ہیں اور اصل مقصد سے دُور جا پڑتے ہیں''۔ (ملفوظات جلد۴ ص۱۵۴)

۱۴) ''خدا کی عادتوں میں سے ایک یہ عادت ہے کہ پیشگوئی کے بعض اجزاء کو ظاہر کر دیتا ہے اور بعض کو مخفی رکھتا ہے۔ پس جن لوگوں کے دل ٹیڑھے ہوتے ہیں مخفی حصہ کو اپنے انکار کیلئے سند پکڑتے ہیں اور جو حصہ ظاہر ہوا اُس سے منہ پھیرتے ہیں۔ فکر نہیں کرتے کہ شاید وہ امتحان ہو اُن کیلئے''۔ (روحانی خزائن جلد۱۶ خطبہ الہامیہ ص۱۴۳)

۱۵) ''ہر ایک خدا کا فرستادہ جو بھیجا جاتا ہے ضرور ایک ابتلاء ساتھ لاتا ہے''۔ (روحانی خزائن جلد۱۷ اربعین ص۴۷۰)

۱۶) ''بعض وقت نبی کو اجتہاد اور تفہیمِ الہام میں غلطی ہو جاتی ہے۔ یہ غلطی اگر احکام دین کے متعلق ہو تو اُن کو فوراً متنبہ کیا جاتا ہے لیکن دوسرے امور میں ضروری نہیں کہ وہ اطلاع دیئے جاویں''۔ (ملفوظات جلد۴۔ ص۸۵)

۱۷) ''نبی کی اجتہادی غلطی جائے عار نہیں ہوا کرتی۔ اصل صورت جو معاملہ کی ہوتی ہے وہ پوری ہو کر رہتی ہے اور انسان اور خدا میں یہی تو فرق ہے''۔ (ملفوظات جلد۳۔ ص۳۲۰)

۱۸) ''کبھی نبی کی وحی خبر واحد کی طرح ہوتی ہے مع ذالک مجمل ہوتی ہے۔ اور کبھی وحی ایک امر میں کثرت سے اور واضح ہوتی ہے۔ پس اگر مجمل وحی میں اجتہاد کے رنگ میں کوئی غلطی بھی ہو جائے تو بیّنات محکمات کو اس سے کچھ صدمہ نہیں پہنچتا۔ پس میں اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ کبھی میری وحی بھی خبر واحد کی طرح ہو اور مجمل ہو اور اس کے سمجھنے میں اجتہادی رنگ کی غلطی ہو۔ اِس بات میں تمام انبیاء شریک ہیں''۔
(روحانی خزائن جلد۲۰۔ لیکچر سیالکوٹ ص۲۴۵)

۱۹) ''اس سنت اللہ کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کوئی پیشگوئی کسی عظیم الشان مُرسل کے آنے کے لئے ہوئی ہے اس میں ضرور بعض لوگوں کیلئے ایک ابتلاء بھی مخفی ہوتا ہے''۔ (روحانی خزائن جلد۲۲۔ حقیقۃ الوحی ص۴۶)

۲۰) ''اور یہ بھی ضروری نہیں ہوتا کہ الہامی اور کشفی پیشگوئیوں کے تمام استعارات کا نبی کو علم دیا جائے کیونکہ بعض ابتلاء جو پیشگوئیوں کے ذریعہ سے کسی زمانہ کیلئے مقدر ہوتے ہیں۔ وہ علم کی اشاعت کی وجہ سے قائم نہیں رہ سکتے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ پیشگوئیوں کے بعض اسرار سے نبیوں کو اطلاع تو دی جائے مگر اُن کو اُن اسرار کے افشا سے منع کیا جائے۔ بہر حال یہ امور نبوت کی شان سے ہرگز منافی نہیں ہیں''۔ (روحانی خزائن جلد۱۴۔ ایام الصلح ص۲۷۶)

۲۱) ''پیشگوئیوں کے سمجھنے میں قبل اسکے جو پیشگوئی ظہور میں آوے بعض اوقات نبیوں نے بھی غلطی کھائی ہے''۔ (روحانی خزائن جلد۳۔ ازالہ اوہام ص۳۰۷)

۲۲) ''پیشگوئیاں کبھی اپنے ظاہر پر ہی پوری ہو جاتی ہیں اور کبھی باطنی طور پر اُن کا ظہور ہوتا ہے۔ اس سے ربانی پیشگوئیوں کی عظمت میں کچھ بھی فرق نہیں آتا''۔ (روحانی خزائن جلد۳۔ ازالہ اوہام ص ۳۰۹)

۲۳) ''اکثر پیشگوئیوں میں ایسے ایسے اسرار پوشیدہ ہوتے ہیں کہ قبل از ظہور پیشگوئی خود انبیا کو بھی جن پر وہ وحی نازل ہو سمجھ میں نہیں آسکتے چہ جائیکہ دوسرے لوگ ان کو یقینی طور پر سمجھ لیویں''۔ (روحانی خزائن جلد۳۔ ازالہ اوہام ص ۱۷۱)

۲۴) ''ہمیشہ پیشگوئیوں میں ایک قسم کا ابتلاء بھی اُسے منظور ہوتا ہے تا سمجھنے والے اور حق کے سچے طالب اسکو سمجھ لیں۔ اور جن کے نفسوں میں نخوت اور تکبر اور جلد بازی اور ظاہر بینی ہے وہ اس کے قبول کرنے سے محروم رہ جائیں''۔ (روحانی خزائن جلد۳۔ ازالہ اوہام ص ۲۴۲)

۲۵) ''صدہا مرتبہ خوابوں میں مشاہدہ ہوتا ہے کہ ایک چیز نظر آتی ہے اور دراصل اُس سے مراد کوئی دوسری چیز ہوتی ہے۔ ایک شخص کو انسان خواب میں دیکھتا ہے کہ وہ آ گیا پھر صبح اس کا کوئی ہمرنگ آ جاتا ہے''۔ (روحانی خزائن جلد۳۔ ازالہ اوہام ص ۱۴۶)

۲۶) ''خوابوں میں ناموں کے الفاظ پر بڑا ادارومدار ہوتا ہے۔ تفاؤل کے واسطے ہمیشہ نام کے معانی کی طرف غور کرنا چاہئے۔ لمبا سلسلہ نہ دیکھے نام کو دیکھ لے''۔ (ملفوظات جلد۲۔ ص۶۱۲)

۲۷) ''رویا کا معاملہ بھی عجیب ہے پیچ در پیچ بات ہوتی ہے اور الگ الگ رنگ ہوتا ہے۔ صحابہ کرام کی شہادت کو آنحضرتؐ نے گائیوں کے ذبح ہونے کے رنگ میں دیکھا حالانکہ خدا اس بات پر قادر تھا کہ خواب میں خاص صحابہ ہی کو دکھلا دیتا''۔ (تذکرہ ص۳۹۲۔ البدر جلد۲ نمبر۲۰ مورخہ ۲۵ جون ۱۹۰۳ ص ۱۵۴)

۲۸) ''بعض رویا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعے سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرتﷺ کو قیصر وکسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں تو وہ ممالک حضرت عمر کے زمانہ میں فتح ہوئے''۔ (تذکرہ ص ۷۷۴ الحکم جلد۹ نمبر۳۲ مورخہ ۱۰ستمبر ۱۹۰۵ ص۳)

۲۹) ''اکثر پیشگوئیاں اس آیت کی مصداق ہوتی ہیں کہ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهٖ كَثِيرًا (البقرۃ ۲۷) اسی وجہ سے ہمیشہ ظاہر پرست لوگ امتحان میں پڑ کر پیشگوئی کے ظہور کے وقت دھوکا کھا جاتے ہیں اور زیادہ تر انکار کرنے والے اور حقیقت مقصودہ سے بے نصیب رہنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں کہ جو چاہتے ہیں کہ حرف حرف پیشگوئی کا ظاہری طور پر جیسا کہ سمجھا گیا ہو پورا ہو جائے حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہوتا۔ (روحانی خزائن جلد۳۔ ازالہ اوہام حصہ اول۔ ص۱۳۳-۱۳۴)

۳۰) ''سنت اللہ ہمیشہ اسی طرح سے جاری ہے کہ لوگوں کا خیال کسی اور طرف ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کوئی اور بات کر دکھلاتا ہے۔ جس سے بہتوں کے واسطے صورت ابتلاء پیدا ہو جاتی ہے''۔ (ملفوظات جلد۵۔ ص۲)

فقط

ناچیز غلام احمد عفی عنہ

تاریخ: ۲۲ فروری ۲۰۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

تَذْکِرَہ

یعنی

وحی مقدّس

و

رؤیا و کشوف حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

زمانہ تحصیلِ علم

(اِ[1]) رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَّ اَنَا غُلَامٌ حَدِيْثُ السِّنِّ كَاَنِّیْ فِیْ بَيْتٍ لَطِيْفٍ نَّظِيْفٍ يُذْكَرُ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَقُلْتُ اَيُّهَا النَّاسُ اَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَاَشَارُوْا اِلٰى حُجْرَةٍ۔ فَدَخَلْتُ مَعَ الدَّاخِلِيْنَ۔ فَبَشَّ بِیْ حِيْنَ وَافَيْتُهٗ۔ وَحَيَّانِیْ بِاَحْسَنِ مَا حَيَّيْتُهٗ وَمَا اَنْسٰى حُسْنَهٗ وَجَمَالَهٗ وَمَلَاحَتَهٗ وَتَحَنُّنَهٗ اِلٰى يَوْمِیْ هٰذَا۔ شَغَفَنِیْ حُبًّا وَّجَذَبَنِیْ بِوَجْهٍ حَسِيْنٍ۔ قَالَ مَا هٰذَا بِيَمِيْنِكَ يَا اَحْمَدُ۔ فَنَظَرْتُ فَاِذَا كِتَابٌ بِيَدِی الْيُمْنٰى وَخَطَرَ بِقَلْبِیْ

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اوائل ایامِ جوانی میں ایک رات میں نے (رؤیا میں) دیکھا کہ میں ایک عالی شان مکان میں ہوں جو نہایت پاک اور صاف ہے اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور چرچا ہو رہا ہے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ حضورؐ کہاں تشریف فرما ہیں۔ انہوں نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا۔ چنانچہ میں دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اس کے اندر چلا گیا۔ اور جب میں حضورؐ کی خدمت میں پہنچا۔ تو حضورؐ بہت خوش ہوئے۔ اور آپؐ نے مجھے بہتر طور پر میرے سلام کا جواب دیا۔ آپؐ کا حُسن و جمال اور ملاحت اور آپؐ کی پُرشفقت و پُرمحبت نگاہ مجھے اب تک یاد ہے۔ اور وہ مجھے کبھی بھول نہیں سکتی۔ آپؐ کی محبت نے مجھے فریفتہ کر لیا۔ اور آپؐ کے حسین و جمیل چہرہ نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ اُس وقت آپؐ نے مجھے فرمایا کہ اے احمد تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا چیز ہے۔ جب میں نے اپنے دائیں ہاتھ کی طرف دیکھا تو معلوم ہُوا کہ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے۔ اور وہ مجھے

اَنَّهٗ مِنْ مُّصَنَّفَاتِیْ۔ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کِتَابٌ مِّنْ مُّصَنَّفَاتِیْ۔ قَالَ مَا اسْمُ کِتَابِکَ فَنَظَرْتُ اِلَی الْکِتَابِ مَرَّۃً اُخْرٰی وَاَنَا کَالْمُتَحَیِّرِیْنَ۔ فَوَجَدْتُّهٗ یُشَابِهُ کِتَابًا کَانَ فِیْ دَارِ کُتُبِیْ وَاسْمُهٗ قُطْبِیٌّ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِسْمُهٗ قُطْبِیٌّ۔ قَالَ اَرِنِیْ کِتَابَکَ الْقُطْبِیَّ فَلَمَّا اَخَذَهٗ وَمَسَّتْهُ یَدُهٗ فَاِذَا هِیَ ثَمَرَۃٌ لَطِیْفَۃٌ تَسُرُّ النَّاظِرِیْنَ۔ فَشَقَّقَهَا کَمَا یُشَقَّقُ الثَّمَرُ فَخَرَجَ مِنْهَا عَسَلٌ مُّصَفًّی کَمَآءٍ مَّعِیْنٍ۔ وَرَاَیْتُ بِلَّۃَ الْعَسَلِ عَلٰی یَدِهِ الْیُمْنٰی مِنَ الْبَنَانِ اِلَی الْمِرْفَقِ کَانَ الْعَسَلُ یَتَقَاطَرُ مِنْهَا۔ وَکَاَنَّهٗ یُرِیْنِیْ اِیَّاهُ لِیَجْعَلَنِیْ مِنَ الْمُتَعَجِّبِیْنَ۔ ثُمَّ اُلْقِیَ فِیْ قَلْبِیْ اَنَّ عِنْدَ اُسْکُفَّۃِ الْبَیْتِ مَیِّتٌ قَدَّرَ اللّٰہُ اِحْیَاءَهٗ بِهٰذِهِ الثَّمَرَۃِ وَقَدَّرَ اَنْ یَّکُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُحْیِیْنَ۔ فَبَیْنَمَا اَنَا فِیْ ذٰلِکَ الْخَیَالِ فَاِذَا الْمَیِّتُ جَآءَنِیْ حَیًّا وَّهُوَ یَسْعٰی وَقَامَ وَرَآءَ ظَهْرِیْ وَفِیْهِ ضُعْفٌ کَاَنَّهٗ مِنَ الْجَآئِعِیْنَ۔ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیَّ مُتَبَسِّمًا وَّجَعَلَ الثَّمَرَۃَ قِطَعَاتٍ وَّاَکَلَ قِطْعَۃً مِّنْهَا وَاٰتَانِیْ کُلَّ مَا بَقِیَ وَالْعَسَلُ یَجْرِیْ مِنَ الْقِطْعَاتِ کُلِّهَا وَقَالَ یَا اَحْمَدُ اَعْطِهٖ قِطْعَۃً مِّنْ هٰذِهٖ لِیَاْکُلَ وَیَتَقَوّٰی فَاَعْطَیْتُهٗ فَاَخَذَ یَاْکُلُ عَلٰی مَقَامِهٖ کَالْحَرِیْصِیْنَ۔ ثُمَّ رَاَیْتُ اَنَّ کُرْسِیَّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رُفِعَ حَتّٰی قَرُبَ مِنَ السَّقْفِ وَرَاَیْتُهٗ فَاِذَا وَجْهُهٗ یَتَلَاْلَاُ۔ کَاَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ذُرَّتَا عَلَیْهِ

اپنی ہی ایک تصنیف معلوم ہوئی۔ مَیں نے عرض کیا حضورؐ یہ میری ایک تصنیف ہے۔ آپؐ نے پوچھا اِس کتاب کا کیا نام ہے۔ تب مَیں نے حیران ہوکر کتاب کو دوبارہ دیکھا۔ تو اسے اس کتاب کے مشابہ پایا جو میرے کتب خانہ میں تھی اور جس کا نام قطبی ہے۔ مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ اِس کا نام قطبی ہے۔ فرمایا اپنی یہ کتاب قطبی مجھے دکھا۔ جب حضورؐ نے اسے لیا تو حضورؐ کا مبارک ہاتھ لگتے ہی وہ ایک لطیف پھل بن گیا۔ جو دیکھنے والوں کے لئے پسندیدہ تھا۔ جب حضورؐ نے اسے چیرا۔ جیسے پھلوں کو چیرتے ہیں تو اس سے بہتے پانی کی طرح مصفّٰی شہد نکلا۔ اور مَیں نے شہد کی طراوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے ہاتھ پر اُنگلیوں سے کہنیوں تک دیکھی اور شہد حضورؐ کے ہاتھ سے ٹپک رہا تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گویا مجھے اِس لئے وہ دکھا رہے ہیں تا مجھے تعجب میں ڈالیں۔ پھر میرے دِل میں ڈالا گیا کہ دروازے کی چوکھٹ کے پاس ایک مُردہ پڑا ہے جس کا زندہ ہونا اللہ تعالیٰ نے اس پھل کے ذریعہ مقدّر کیا ہُوا ہے اور یہی مقدّر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو زندگی عطا کریں۔ مَیں اِسی خیال میں تھا کہ دیکھا کہ اچانک وہ مُردہ زندہ ہوکر دوڑتا ہُوا میرے پاس آگیا اور میرے پیچھے کھڑا ہوگیا مگر اس میں کچھ کمزوری تھی گویا وہ بھُوکا تھا تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مُسکرا کر میری طرف دیکھا اور اس پھل کے ٹکڑے کئے اور ایک ٹکڑا ان میں سے حضورؐ نے خود کھایا اور باقی سب مجھے دے دئے ان سب ٹکڑوں سے شہد بہہ رہا تھا۔ اور فرمایا۔ اے احمد اِس مُردہ کو ایک ٹکڑا دے دو تا اسے کھا کر قوت پائے مَیں نے دیا تو اس نے حریصوں کی طرح اسی جگہ ہی اسے کھانا شروع کر دیا۔ پھر مَیں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کُرسی اُونچی ہوگئی ہے حتّٰی کہ چھت کے قریب جا پہنچی ہے اور مَیں نے دیکھا کہ اس وقت آپؐ کا چہرۂ مبارک ایسا چمکنے لگا کہ گویا اس پر سورج

وَكُنْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَبَرَاتِيْ جَارِيَةٌ ذَوْقًا وَّوَجْدًا۔ ثُمَّ اسْتَيْقَظْتُ وَاَنَا مِنَ الْبَاكِيْنَ۔ فَاَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قَلْبِيْ اَنَّ الْمَيِّتَ هُوَ الْاِسْلَامُ۔ وَسَيُحْيِيْهِ اللّٰهُ عَلٰى يَدِيْ بِفُيُوْضٍ رُوْحَانِيَّةٍ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكُمْ لَعَلَّ الْوَقْتَ قَرِيْبٌ فَكُوْنُوْا مِنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ وَفِيْ هٰذِهِ الرُّؤْيَا رَبَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَكَلَامِهٖ وَاَنْوَارِهٖ وَهَدِيَّةِ اَثْمَارِهٖ۔[1]

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۴۸، ۵۴۹)

(ب) "اِس احقر نے ۱۸۶۴ء[2] یا ۱۸۶۵ء عیسوی میں یعنی اسی زمانے کے قریب کہ جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیلِ علم میں مشغول تھا جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ اور اُس وقت اِس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اِس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پُوچھا کہ تُو نے اِس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ اس کا نام مَیں نے **قطبی** رکھا ہے۔ جس نام کی تعبیر اَب اِس اشتہاری کتاب[3] کے تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اِشتہار دیا گیا ہے۔

غرض آنحضرتؐ نے وہ کتاب مجھ سے لے لی۔ اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی تو آنجنابؐ کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوشرنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا مگر بقدر تربُوز تھا۔ آنحضرتؐ نے جب اُس میوہ کو تقسیم کرنے کے لئے قاش قاش کرنا چاہا تو اِس قدر اُس میں سے شہد نکلا کہ آنجنابؐ کا ہاتھ مبارک مرفق تک شہد سے

اور چاند کی شعاعیں پڑ رہی ہیں۔ مَیں آپؐ کے چہرۂ مبارک کی طرف دیکھ رہا تھا اور ذوق اور وجد کی وجہ سے میرے آنسو بہہ رہے تھے۔ پھر مَیں بیدار ہو گیا۔ اور اس وقت بھی مَیں کافی رو رہا تھا تب اللہ تعالیٰ نے میرے دِل میں ڈالا کہ وہ مُردہ شخص اسلام ہے اور اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیوض کے ذریعہ سے اسے اَب میرے ہاتھ پر زندہ کرے گا۔ اور تمہیں کیا پتہ شاید یہ وقت قریب ہو۔ اِس لئے تم اس کے مُنتظر رہو۔ اور اِس رؤیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے اپنے پاک کلام سے اپنے انوار سے اور اپنے (باغِ قدس کے) پھلوں کے ہدیہ سے میری تربیت فرمائی تھی۔

[1] یہ رؤیا براہین احمدیہ میں بھی مذکور ہے مگر اس میں اس کے شروع کا اور آخر کا حصّہ اس تفصیل سے بیان نہیں ہُوا اِس لئے اسے آئینہ کمالاتِ اسلام میں سے لے کر درج کیا گیا ہے۔ (مرتّب)

[2] یہ تاریخ غالباً سرسری طور پر ایک موٹے اندازہ کی بناء پر لکھی گئی ہے کیونکہ یہ رؤیا حضور کے زمانہ آغازِ جوانی کا ہے جبکہ آپ ہنوز تحصیلِ علم میں مشغول تھے جس کے بعد کچھ عرصہ آپ سیالکوٹ تشریف فرما رہے۔ اور تریاق القلوب صفحہ ۷۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ تیجا سنگھ صاحب کی وفات (جو ۱۸۶۲ء میں ہوئی تھی۔ دیکھئے کتاب تذکرہ رؤسائے پنجاب) کا واقعہ انہی ایّام کا ہے جب حضور سیالکوٹ میں رہتے تھے۔ پس یہ رؤیا دراصل ۱۸۶۴ء سے کئی سال قبل کا ہے۔ واللہ اعلم بالصّواب۔ (مرتّب)

[3] براہین احمدیہ۔ (مرتّب)

۴

پھر گیا تب ایک مُردہ کہ جو دروازہ سے باہر پڑا تھا آنحضرتؐ کے مُعجزہ سے زندہ ہو کر اِس عاجز کے پیچھے آ کھڑا ہوُا۔ اور یہ عاجز آنحضرتؐ کے سامنے کھڑا تھا جیسے ایک مُستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور آنحضرتؐ بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کُرسی پر جلوس فرما رہے تھے۔

پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اِس غرض سے دی کہ تا مَیں اُس شخص کو دُوں کہ جو نئے سِرے زندہ ہوُا اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں۔ اور وہ ایک قاش مَیں نے اُس نئے زندہ کو دے دی اور اُس نے وہیں کھالی۔ پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا تو مَیں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ کی کُرسیٔ مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اُونچی ہو گئی۔ اور جیسے آفتاب کی کِرنیں چھُوٹتی ہیں ایسا ہی آنحضرتؐ کی پیشانیٔ مبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دینِ اسلام کی تازگی اور ترقّی کی طرف اشارت تھی۔ تب اُسی نُور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھُل گئی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔"

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۴۸، ۲۴۹ حاشیہ در حاشیہ ۱)

تفہیم وتشریح

اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز پراس مبارک رویا کی تفہیم یوں کھولی ہے کہ فیض ختم نبوت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور سلسلہ انعامات آنحضورﷺ تا قیامت جاری ہے۔ چودھویں صدی کے سر پر جب اُمت کیلئے تجدید دین کی ضرورت پیدا ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے امت پر دور آخر کیلئے مقدر روحانی انعامات کا تمثل تربوز نما میوہ کی شکل میں ظاہر فرمایا۔ چودھویں صدی کیلئے مقدر جو حصہ انعام بصورت ایک بابرکت قاش کے تھا اس کا اثر امت میں تروتازگی اور نوبہار سے ہوا۔ اور باقی قاشیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضور نبی پاکﷺ کے وسیلہ سے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی جھولی میں ڈال دیں تو اِس سے اس بات کا اظہار تھا کہ آپ خاتم الخلفاء، خاتم الاولیاء اور مجدد الف آخر اور ابن رسول اُللہ ہیں اور آئندہ خدائے رحمان کے مامورین برائے اُمت، مظہر الاول والآخر ہی ہوں گے اور مسیح ناصری کے بالمقابل مسیح محمدی کا روحانی فرزند اور سلسلہ اولاد ہوگا کیونکہ سلسلہ موسویہ کا روحانی فیض رسانی کا دور حضرت مسیح ناصری پر ختم ہو گیا مگر محمدی فیض رسانی کا دور تا قیامت جاری ہے فلحمد للہ۔ چنانچہ پندرھویں صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ نے اس مبارک رویا کی صداقت ظاہر فرما دی اور سنت اللہ کے مطابق تجدید کیلئے سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد کو ایوب احمدیت کا خطاب دیکر مبعوث فرمایا اور اسطرح باغ احمد کی سرسبزی اور نفع رسانی کی حقیقت کو ثابت کر دکھایا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت اُسی میوہ میں سے مقدر قاش عطا فرما کر دی جو کہ نبی پاکﷺ نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی جھولی میں ڈالیں تھیں۔ انشاء اللہ العزیز اب مقدر یوں ہے کہ آئندہ ہر صدی کے سر پر آپ کی جھولی سے ایک قاش لیکر مجدد اور نائب مسیح موعود مبعوث ہوا کرے گا۔ جیسا کہ آپ کا ایک الہام بھی ہے یَـاْتِـیْ عَـلَیْکَ زَمَـان" مُّخْتَلِف" بِـاَزْوَاجٍ مُّـخْتَـلِفَۃٍ یعنی اس دور احمدیت میں آئندہ صدیوں میں اللہ تعالیٰ آپ کی اعانت اور تجدید کیلئے مختلف نائبین اور رُفقاء نازل فرمایا کرے گا۔ فلحمد للہ علےٰ ذالک۔

نمبر ۲

۱۸۶۵ء (قریباً) ”چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ دشمن میری موت کی تمنا کریں گے تا یہ نتیجہ نکالیں کہ جھوٹا تھا تبھی جلد مر گیا اِس لئے پہلے ہی سے اُس نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا:۔

ثَمَانِيْنَ حَوْلًا اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذَالِكَ. اَوْ تَزِيْدُ عَلَيْهِ سِنِيْنًا۔ وَتَرٰى نَسْلًا بَعِيْدًا

یعنی تیری عمر اسّی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ، اور تُو اِس قدر عمر پائے گا کہ ایک دُور کی نسل کو دیکھ لے گا۔

اور یہ الہام قریباً پینتیس ۳۵ برس سے ہو چکا ہے۔“

(اربعین ۳ صفحہ ۲۹، ۳۰ وضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹ طبع اول، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۶۶)

تفہیم وتشریح

مندرجہ بالا الہام میں جسکی تشریح حضور رسیدنا مسیح موعود نے خود ہی فرمادی ہے آپکی عمر اسی برس سے کم وبیش دو چار کم یا زیادہ متوقع تھی مگر آپکی وفات قریباً ۷۳ سال کی عمر میں ہوئی۔ یہ تو عیسوی کلینڈر کے حساب سے ہے اگر ہجری حساب سے دیکھا جائے تو بھی یہ قریباً ۷۵ سال سے کچھ اُوپر بنتی ہے مگر ۷۶ سے زیادہ نہیں بنتی جو کہ کم از کم الہام میں مذکور تھی۔ ایک مرتبہ حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ایوب احمدیت نے ایک مجلس میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے الہام بالا پر غور کرنا چاہئے کیونکہ آپکی عمر اُسکے مطابق کچھ کم ہوئی۔ اس ناچیز نے اس پر جب غور کیا تو یوں تفہیم ہوئی کہ سُنت اللہ کے مطابق یہ الہامی عمر انشاءاللہ کسی متبع کے ذریعہ پوری ہوجائیگی جو کہ آپ کا مثیل ہو۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی عمر عیسوی کیلینڈر کے حساب سے ۷۶ سال ہوئی اور حضرت ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد صاحب کی عمر بحساب عیسوی کلینڈر ۷۷ سال ہوئی جو کہ بحساب ہجری کلینڈر ۷۹ سال سے زیادہ بنتی ہے۔ فلحمد للہ۔ یہ تفہیم تو اسطرح سے ہے کہ اسی سال سے کچھ کم رہی۔ ایک دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ آئندہ کوئی اور مثیل بھی ہو جسکی عمر ۸۰ سال سے چند سال زیادہ ہو۔ واللہ اعلم

نمبر ۳

۱۸۸۱ء (تخمیناً) ''عرصہ تخمیناً اٹھارہ برس کا ہوا ہے کہ مَیں نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر چند آدمیوں کو ہندوؤں اور مسلمانوں میں سے اِس بات کی خبر دی کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ

اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَسِیْنٍ

یعنی ہم تجھے ایک حسین لڑکے کے عطا کرنے کی خوشخبری دیتے ہیں۔

مَیں نے یہ الہام ایک شخص حافظ نور احمد امرتسری کو سُنایا جو اَب تک زندہ ہے اور بباعث میرے دعویٰ مسیحیت کے مخالفوں میں سے ہے اور نیز یہی الہام شیخ حامد علی کو جو میرے پاس رہتا تھا سُنایا اور دو ہندوؤں کو جو آمد و رفت رکھتے تھے یعنی شرمپت اور ملاوا مل ساکنانِ قادیان کو بھی سُنایا اور لوگوں نے اِس الہام سے تعجب کیا کیونکہ میری پہلی بیوی کو عرصہ بیس سال سے اولاد ہونی موقوف ہو چکی تھی اور دوسری کوئی بیوی نہ تھی لیکن حافظ نور احمد نے کہا کہ خدا کی قدرت سے کیا تعجب کہ وہ لڑکا دے۔ اِس سے قریباً تین برس کے بعد ۔۔۔۔۔ دہلی میں میری شادی ہوئی اور خدا نے وہ لڑکا بھی دیا اور تین اور عطا کئے۔'' (تریاق القلوب صفحہ ۳۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۰، ۲۰۱)

تفہیم وتشریح

غُلامِ حَسِیْن کے عطا کرنے سے متعلق جو خوشخبری اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی میرے نزدیک یہ وہی بیٹا ہے جسکے متعلق نبی پاک ﷺ نے بشارت دی تھی کہ مسیح موعود شادی کرے گا اور اُسکا بیٹا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی تشریح اپنی تصنیف روحانی خزائن جلد ۱۹۔ مواہبُ الرحمٰن صفحہ ۲۹۵ پر فرمائی ہے کہ مسیح ناصری کے بالمقابل مسیح محمدی کیلئے بیٹا ہے تا یہ ثابت ہو کہ امت محمدیہ میں سلسلہ انعامات، ماموریت جاری رہے گا۔ لَدُنی نظر میں اللہ تعالیٰ کی جانب صُعُود حاصل کر کے اصلاح خلق کیلئے نزول کرنے والا انسان سب کیلئے لائق توجہ اور ملائکہ کیلئے مسجود ہو جاتا ہے اور کائنات کا ذرہ ذرہ اُس کے حُسن کی طرف کشش پاتا ہے سو ایسا خوش نصیب پاک وجود حَسِیْنِ عَالَم ہو جاتا ہے۔ سو ایسے ہی پاک وجود کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضور مسیح موعودؑ کو بطور اصل آپکی ماموریت سے بھی قبل بشارت دی۔ میرے نزدیک سبز اشتہار میں درج پیشگوئی اور بعد میں بھی بیان کردہ بشارات اُسی کی ہی فرح ہیں۔ مسیح موعود کے اس بیٹے کیلئے لازم تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے بعد مسیح موعود کی مدد کیلئے آسمان سے نازل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں مجھ پر یوں مہربانی فرمائی کہ جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹوں سے متعلق الہامات پر غور کیا تو اللہ تعالیٰ کے اس الہامی وعدہ کو پایا جو کہ حضور کے پسر چہارم صاحبزادہ مبارک احمد مرحوم کی وفات کے بعد ہُوا جو یوں ہے اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ. یَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَکِ۔ چنانچہ حضور مسیح موعود کی جملہ اولاد میں سے صرف ایوب احمد یت حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کو اسکا مصداق پایا جن کو اللہ تعالیٰ نے ایوب کا نام دیکر پندرھویں صدی کے سر پر نازل فرمایا۔ آپکی رویا میں بیان کردہ الفاظ یوں ہیں۔ ''وہ ایوب ہے علی کی اولاد میں سے ہے اور مسیح موعود کی مدد کیلئے آسمان سے نازل کیا گیا''۔ فلحمد للہ۔

نمبر ۴

سنہ ۱۸۸۴ء "ایک مرتبہ اِس عاجز نے خواب میں دیکھا کہ ایک عالیشان حاکم یا بادشاہ کا ایک جگہ خیمہ لگا ہوا ہے اور لوگوں کے مقدمات فیصل ہو رہے ہیں اور ایسا معلوم ہوا کہ بادشاہ کی طرف سے یہ عاجز محافظ دفتر کا عہدہ رکھتا ہے، اور جیسے دفتروں میں مثلیں ہوتی ہیں بہت سی مثلیں پڑی ہوئی ہیں اور اِس عاجز کے تحت میں ایک شخص نائب محافظ دفتر کی طرح ہے۔ اِتنے میں ایک اردلی دوڑتا آیا کہ مسلمانوں کی مثل پیش ہونے کا حکم ہے وہ جلد نکالو۔

پس یہ رؤیا بھی دلالت کر رہی ہے کہ عنایاتِ الٰہیہ مسلمانوں کی اصلاح اور ترقی کی طرف متوجہ ہیں اور یقین کامل ہے کہ اُس قوتِ ایمان اور اخلاص اور توکل کو جو مسلمانوں کو فراموش ہو گئے ہیں پھر خداوند کریم یاد دلائے گا اور بہتوں کو اپنے خاص برکات سے متمتع کرے گا کہ ہر یک برکت ظاہری اور باطنی اُسی کے ہاتھ میں ہے۔"

(مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۱۹، ۲۰)

تفہیم وتشریح

مندرجہ بالا رویا میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کواللہ تعالیٰ نے جوکام تفویض کیا یعنی ''**يحى الدين و يقيم الشريعة**'' اُسکی طرف اشارہ ہے نیز یہ کہ اِس امر میں شریک آپ کا ایک نائب بھی ہے جسے الہام الٰہی میں ''زوج'' بھی کہا گیا ہے۔ چنانچہ تفصیلی طور پر جو الہام آپ کو ہُوا یوں ہے

يحى الدين و يقيم الشريعة ۔ يا آدمُ اسْكُن انت وزوجُكَ الجنة يا مريَمُ اسْكُن انت و زوجُكَ الجنة۔ يا احمد اسكن انت وزوجُكَ الجنة (تذکرہ ص ۵۵)

مراد یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے نائب رفیق کار کے ذریعہ شان (آدم، مریم اور احمد) کا خصوصی طور پر ظہور ہوگا۔ تاھم اللہ تعالیٰ نے جو کام حضرت مسیح موعود اور آپ کے رفیق کار کے سُپرد کیا ہے یعنی دین کی تازگی اور قیام شریعت وہ باوجود سخت مخالفت، تکالیف اور دل آزاریوں کے بفضل تعالیٰ اختتام پزیر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اِس معاملہ کی تفہیم اِس عاجز پر یُوں کھولی ہے کہ دین کی تازگی اور قیام شریعت کیلئے قریباً دوسو سال کا عرصہ درکار ہے۔ چودھویں صدی حضور مسیح موعودؑ کیلئے خصوصی طور پر اپنی ہے جیسا کہ آپ کو الہام بھی ہُوا کہ ''ہماری قسمت آئت وار'' تذکرہ ص ۴۳۷۔ پندرہویں صدی کیلئے جو کہ دورِ الف آخر کی دوسری صدی ہے آپ کو الہام ہوا ''يومُ الاثنين فتْحُ الحُنين'' تذکرہ صفحہ ۳۸۲ یعنی پندرھویں صدی کے مجدد اور مسیح موعود کے رفیق کار کے زمانہ میں انشااللہ فتح حُنین کی نسبت سے غلبہ عطا ہو جائیگا جیسا کہ خطہ عرب میں جنگ حُنین کے وقت کثیر لوگوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کیساتھ ہر صدی کے سر پر ایک رفیق کار اور نائب کو اللہ تعالیٰ اپنی قدیم سُنت کی طرز پر کھڑا کیا کرے گا۔ جیسا کہ آپ کا الہام ہے يَاْتِیْ عَلَيْكَ زَمَان'' مُّخْتَلِف'' بِاَزْوَاجِ مُّخْتَلِفَةِ تاھم چودھویں اور پندرھویں صدیاں اہم ترین ہیں اور انتہائی مشکلات کا سامنا اور مخالفت مختلف جہتوں سے ہوگی۔ چنانچہ صورت حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پندرھویں صدی میں تجدید دین اور

قیام شریعت کیلئے آپ کے سب سے پہلے رفیق کار ایوب احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد آپ پر سلامتی ہو کو مسیح موعودؑ کی مدد کیلئے آسمان سے نازل فرمایا۔ آپ کی سخت مخالفت خود جماعت مسیح موعود کے اکابرین نے کی اور آپ کو تا حال قبول نہیں کیا۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ باغ مسیح موعودؑ پر آپ کی تعلیم کے دشمنوں نے قبضہ کیا ہوا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اور اُسکے مرسلین مسیح موعودؑ اور ایوب احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد ضرور غالب ہونگے اور یہ ابتلاء کا دور گزرنے کے بعد انشاء اللہ العزیز خدا تعالیٰ کی یہ بات بھی ضرور پوری ہو جائیگی۔ یوم الاثنین و فتح الحُنین

غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے بندوں سے

بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

بعدہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت مسیح موعود نے فرمایا اور جس سے سب لوگ واقف ہیں کہ انشاء اللہ آپ کی بعثت کے بعد تین سو سال کے اندر احمدیت تمام روئے زمین پر غلبہ پالے گی (انشاء اللہ)

نمبر ۵

۱۸۸۳ء

يُحْيِ الدِّيْنَ وَيُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ

زندہ کرے گا دین کو اور قائم کرے گا شریعت کو

يَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ يَا مَرْيَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ يَا اَحْمَدُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ نَفَخْتُ فِيْكَ مِنْ لَّدُنِّيْ رُوْحَ الصِّدْقِ۔

اے آدم۔ اے مریم۔ اے احمد تُو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے جنّت میں یعنی نجاتِ حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے اپنی طرف سے سچائی کی رُوح تجھ میں پھونک دی ہے۔

اِس آیت میں بھی روحانی آدم کا وجہ تسمیہ بیان کیا گیا۔ یعنی جیسا کہ حضرت آدم علیہ السّلام کی پیدائش بلا توسط اسباب ہے ایسا ہی روحانی آدم میں بلا توسطِ اسباب ظاہریہ نفخ رُوح ہوتا ہے۔

اور یہ نفخ رُوح حقیقی طور پر انبیاء علیہم السّلام سے خاص ہے اور پھر بطور تبعیت اور وراثت کے بعض افرادِ خاصہ اُمّتِ محمدیہ کو یہ نعمت عطا کی جاتی ہے۔"

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۴۹۶، ۴۹۷ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۰، ۵۹۱)

تفسیر

اس الہام کی تفسیر حضرت مسیح موعود نے خود ہی فرما دی ہے۔ دراصل یہ الہام اور اوپر نمبر ۴ میں بیان شدہ رویا مبارک متحد المضمون اور ایک دوسرے کے complement ہیں۔

نمبر ۶

۱۸۸۳ء

بعد اس کے فرمایا:-

قُلْ عِنْدِیْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ - اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ - رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِّنَ السَّمَآءِ - رَبُّنَا عَاجٍ - رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ - رَبِّ نَجِّنِیْ مِنْ غَمِّیْ - اِیْلِیْ اِیْلِیْ لِمَا سَبَقْتَنِیْ۔ کرمہائے تو مارا کرد گستاخ۔

کہہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان نہیں لاتے۔ یعنی خدائے تعالیٰ کا تائیدات کرنا اور اسرارِ غیبیہ پر مطلع فرمانا اور پیش از وقوع پوشیدہ خبریں بتلانا اور دعاؤں کو قبول کرنا اور مختلف زبانوں میں الہام دینا اور معارف اور حقائقِ الٰہیہ سے اطلاع بخشنا یہ سب خدا کی شہادت ہے جس کو قبول کرنا ایماندار کا فرض ہے۔ پھر بقیہ الہاماتِ بالا کا (ترجمہ[1]) یہ ہے کہ بہ تحقیق میرا رب میرے ساتھ ہے۔ وہ مجھے راہ بتلائے گا۔ اے میرے رب میرے گناہ بخش اور آسمان سے رحم کر۔ ہمارا رب عاجی ہے (اس کے معنے ابھی تک معلوم نہیں ہوئے) جن نالائق باتوں کی طرف مجھ کو بلاتے ہیں اُن سے اے میرے رب مجھے زندان بہتر ہے۔ اے میرے خدا مجھ کو میرے غم سے نجات بخش۔ اے میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔

یہ سب اسرار ہیں کہ جو اپنے اپنے اوقات پر چسپاں ہیں جن کا علم حضرتِ عالم الغیب کو ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۵۵، ۵۵۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۲ تا ۶۶۴)

---

[1] "ترجمہ" کا لفظ اصل میں موجود نہیں۔ یہ مرتب کی طرف سے ہے۔

تفہیم وتشریح

الہام بالا اور اُسکی جو تشریح حضور مسیح موعودؑ نے فرمائی ہے عمومی اور یقینی طور پر وہی اُسکے مصداق اول ہونے کے حق دار ہیں۔ تاہم جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ ظہور فی الخارج کے طور پر بعض پیشگوئیوں کو کسی سب سے قریبی زوج یا رفیق کار اور منجانب اللہ مثیل پر پوری کر دیتا ہے۔ چونکہ امر مسیح موعود میں ایک خصوصی رفیق کار کا یقینی طور پر ذکر ہے اسلئے قرین قیاس یہی ہے کہ ظاہری طور پر اُسی پر اطلاق پائے۔ اس ناچیز پر اللہ تعالیٰ نے یہ منکشف فرمایا ہے کہ یہ الہام زوج مسیح موعود ایوب احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کے متعلق ہے جو کہ مثیل ایوب، مثیل یوسف، مثیل مسیح، مثیل موسیٰ وغیرہ ہیں۔

یہ جوفرمایا کہ   کرم ہائے تومارا کرد گستاخ   یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب ''نظام'' والوں پر حقیقت آشکار ہوگی تو وہ یوسف کے بھائیوں کی طرح اللہ تعالیٰ کے حضور اقرار کرلیں گے کہ اِس محبوب خدا کو ہم نے ناشکری کر کے اور گستاخی کرتے ہوئے تنگ کیا اور اُسکا انکار کیا حالانکہ تو نے اُسکو ہم پر فضیلت دی تھی۔

نمبر ۷

۲۲ر اکتوبر ۱۸۸۳ء "آج اِس موقع کے اثنا میں جبکہ یہ عاجز بغرض تصیح کاپی کو دیکھ رہا تھا بعالمِ کشف چند ورق ہاتھ میں دیئے گئے اور اُن پر لکھا ہوا تھا کہ

فتح کا نقّارہ بجے

پھر ایک نے مُسکرا کر اُن ورقوں کی دوسری طرف ایک تصویر دکھلائی اور کہا کہ

دیکھو کیا کہتی ہے تصویر تمہاری

جب اِس عاجز نے دیکھا تو وہ اِسی عاجز کی تصویر تھی اور سبز پوشاک تھی مگر نہایت رعب ناک جیسے سپہ سالار مسلّح فتحیاب ہوتے ہیں اور تصویر کے یمین و یسار میں

حجّۃ اللہ القادر و سُلطانِ احمدِ مختار

لکھا تھا اور یہ سوموار کا روز اُنیسویں ۱۹ ذوالحجہ ۱۳۰۰ھ مطابق ۲۲ر اکتوبر ۱۸۸۳ء اور ۸ کاتک سمت ۱۹۴۰ بکرم ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۱۵، ۵۱۶ حاشیہ در حاشیہ ۳۔ روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ ۶۱۵)

تفہیم وتشریح

اس کشف میں سیدنا حضرت مسیح موعود کو بشارت دی گئی ہے کہ آپ کا مثیل اور روحانی خلیفہ جو اللہ تعالیٰ آپکی تائید ونصرت کیلئے نازل فرمائے گا وہ کس شان اور مرتبہ کا ہوگا۔ اِس عاجز نے یہ تاویل وتشریح اس بناء پر کی کہ سیدنا حضور مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ''تصویر ایک چیز کی اصل صورت کی خلیفہ ہوتی ہے یعنی جانشین (روحانی خزائن جلد ۲۲۔ حقیقۃ الوحی ص ۲۷)۔ مشہور معبر حضرت ابراہیم کرمانی نے یہ تعبیر بھی بیان کی ہے کہ ''اگر اپنی تصویر باشکوہ دیکھے تو دلیل ہے کہ سب لوگ اُس سے منہ موڑیں گے اور اُس پر ظلم کریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے اِس عاجز پر آشکار کیا کہ ایوب احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد حضور مسیح موعودؑ کے ظل ہیں۔ اُنہوں نے مجھے بھی confirm کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو ایسے ہی مخاطب فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رویا چونکہ منذر پہلو بھی رکھتی تھی اسلئے اسطرح سے بھی پوری ہوئی اور آپکے روحانی بیٹے اور مثیل کی اس قدر مخالفت کی گئی اور تقریباً سب نے اُن کو ترک کر دیا الا ماشاء اللہ اور اُنکی زندگی میں انتہائی طور پر ناقدری اور ظلم کیا

العیاذ باللہ۔ تاہم بالاخر فتح انشاءاللہ اُن کیلئے ہی مقدر ہے۔

نمبر ۸

۱۲ فروری ۱۸۸۴ء "شاید پرسوں مکرر الہام ہوا تھا۔

يَا يَحْيٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ۔ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى۔ [۳]

یہ آخری فقرہ پہلے بھی الہام ہو چکا ہے۔"

(از مکتوب مورخہ ۱۵ فروری ۱۸۸۴ء بنام میر عباس علی صاحب بمکتوباتِ احمدیہ جلد اول صفحہ ۴۷)

[۳] (ترجمہ از مرتّب) اے یحییٰ اِس کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لے۔ اسے پکڑ لے اور خوف نہ کر۔ ہم اسے اس کی پہلی حالت کی طرف لَوٹا دیں گے۔

تفہیم وتشریح

وحی الہٰی میں حضرت مسیح موعود کو سب انبیا کے نام دیئے گئے ہیں اور آپ اُن سب کے بُرُوز ہیں۔ اسی طرح آپ کو یحییٰ کا خطاب بھی دیا ہے۔ آپ کو یہ خوشخبری بھی دی گئی ہے کہ ایک پاک اور پاکیزہ لڑکا بنام یحییٰ اللہ تعالیٰ آپکو عطا فرمائیگا۔ (بحوالہ تذکرہ صفحہ ۶۲۶)

الہام کا ترجمہ جو حضرت مسیح موعود نے خود فرمایا یوں ہے۔

''میں ایک پاک اور پاکیزہ لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ میں تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے (معلوم ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زندہ رہنے والا) تو دیکھے گا کہ تیرا رب اُن مخالفوں سے کیا کرے گا جو تیرے معدوم کرنے کیلئے حملے کرتے ہیں۔ خدا ان کو پکڑے گا اور یہ خدا کا بندہ اکیلا رہے گا اُسکے ساتھ کوئی شریک نہ ہوگا۔ حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا۔ یعنی باطل بھاگ جائے گا۔ ایک شخص کی موت قریب ہے۔ خدا ہر ایک بوجھ کو آپ اٹھائے گا (اُس کے معنی اب تک معلوم نہیں ہوئے آئندہ خدا قادر ہے کہ تفصیل ظاہر کرے)۔ جو شخص تیری خدمت کرتا ہے اُس نے ایسا کام کیا گویا سارے جہاں کی خدمت کی اور جو شخص تجھے دُکھ دیتا ہے اُس نے ایسا کام کیا کہ گویا ساری دُنیا کو دُکھ دیا''۔

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں الہامات کی تفہیم اِس عاجز پر یُوں کھولی ہے کہ یحییٰ سے متعلق جو پیشگوئی ہے وہ اُس پیشگوئی کا تتمہ اور شرح ہے جو کہ پسر چہارم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی وفات کے بعد الہاماً اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ یہ الہام یوں ہے

اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ. يَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَک (تذکرہ ص ۶۲۲)

چنانچہ بمنزلہ مبارک نازل ہونے والا اور یحییٰ نام سے خطاب پانے والا بیٹا دونوں ایک ہی وجود ہیں۔

اس میں یہ خبر پنہاں ہے کہ اُس پاک بیٹے کی انتہائی مخالفت کی جائیگی اور اُس کا نام ونشان مٹانے کی انتہائی کوشش کی جائیگی جیسا کہ اُس کے دشمنوں کو اَصحابُ الفیل کہا گیا ہے۔

میرے نزدیک اس پیشگوئی کا اطلاق ایوب احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد پر ہوتا ہے جن پر حضرت یوسف، حضرت ایوب اور حضرت مسیح جیسے حالات وارد ہوئے۔ ان شدائد اور مصائب میں جو کہ قریباً ۳۹ سال آپ پر وارد رہے آپ نے راستی اور ''الکتاب'' کا دامن مضبوطی سے پکڑا اور انتہائی اولوالعظمی کا ثبوت دیا اور سب مصائب کو بطیّب خاطر قبول کیا اور آپ کے معاندین اور منصوبہ بازوں کو ناکامی ہوئی۔ اِس الہام میں یہ بھی بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکی بریت کو اور آپکو غالب کرنے کی ذمہ داری اپنی خاص تائید ونصرت سے اپنے ذمہ لی ہوئی ہے اور یہ عمل بفضل تعالیٰ جاری ہے۔ انشاءاللہ اپنے وقت پر جماعت آپکو شناخت کرلے گی اور عزت واکرام جو زمانہ ابتلا سے قبل آپ کا کیا جاتا تھا وہ پھر بفضل تعالیٰ اُنکو نصیب ہو گا۔ یہی معنی ہیں جو فرمایا کہ **سنعیدُھا سیر تھا لاولیٰ**۔ اُسی طرح جیسے حضرت موسیٰ کا سونٹا سانپ میں تبدیل ہونے کے بعد پھر سونٹا بن گیا تھا۔ انشاءاللہ

نمبر ۹

سنہ ۱۸۸۵ء

(ا) "قریباً چودہ برس کا عرصہ گذرا ہے کہ مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میری اِس بیوی کو چوتھا لڑکا پَیدا ہؤا ہے اور تین پہلے موجود ہیں، اور یہ بھی خواب میں دیکھا تھا کہ اس پسر چہارم کا عقیقہ بروز دوشنبہ یعنی پیر ہؤا ہے۔ اور جس وقت یہ خواب دیکھی تھی اُس وقت ایک بھی لڑکا نہ تھا یعنی کوئی بھی نہیں تھا اور خواب میں دیکھا تھا کہ اِس بیوی سے میرے چار لڑکے ہیں اور چاروں میری نظر کے سامنے موجود ہیں اور چھوٹے لڑکے کا عقیقہ پیر کو ہؤا ہے۔

اب جبکہ یہ لڑکا یعنی مبارک احمد پَیدا ہؤا تو وہ خواب بُھول گئے اور عقیقہ اتوار کے دن مقرر ہؤا لیکن خدا کی قدرت ہے کہ اِس قدر بارش ہوئی کہ اتوار میں عقیقہ کا سامان نہ ہوسکا اور ہر طرف سے حارج پیش آئے۔ ناچار پیر کے دن عقیقہ قرار پایا۔ پھر ساتھ یاد آیا کہ قریباً چودہ برس گذر گئے کہ خواب میں دیکھا تھا کہ ایک چوتھا لڑکا پَیدا ہوگا اور اس کا عقیقہ پیر کے دن ہوگا۔ تب وہ اضطراب ایک خوشی کے ساتھ مبدّل ہوگیا کہ کیونکر خدا تعالیٰ نے اپنی بات کو پورا کیا اور ہم سب زور لگا رہے تھے کہ عقیقہ اتوار کے دن ہو مگر کچھ بھی پیش نہ گئی اور عقیقہ پیر کو ہؤا۔ یہ پیشگوئی بڑی بھاری تھی کہ اِس چودہ برس کے عرصہ میں یہ پیشگوئی کہ چار لڑکے پیدا ہوں گے اور پھر چہارم کا عقیقہ پیر کے دن ہوگا۔ انسان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اس مدّت تک کہ چار لڑکے پیدا ہوسکیں، زندہ بھی رہیں یہ خدا کے کام ہیں مگر افسوس کہ ہماری قوم دیکھتی ہے پھر آنکھ بند کرلیتی ہے۔"

(مکتوب مورخہ ۲۷ جون ۱۸۹۹ء بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۲۶، ۲۷)

(ب) عرصہ چودہاں برس کا ہؤا ہے کہ ایک خواب آئی تھی کہ چار لڑکے ہوں گے اور چوتھے لڑکے کا عقیقہ پیر کے دن ہوگا۔"
(از مکتوب بنام ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مورخہ ۲۶ جون ۱۸۹۹ء)

سنہ ۱۸۸۶ء

"شاید چار ماہ کا عرصہ ہؤا کہ اِس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک فرزند قوی الطاقتین کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائے گا سو اُس کا نام بشیر ہوگا۔ اب تک میرا قیاسی طور پر خیال تھا کہ شاید وہ فرزندِ مبارک اسی اہلیہ سے ہوگا۔ اب زیادہ تر الہام اِس بات میں ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک اَور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا اور جنابِ الٰہی میں یہ بات قرار پاچکی ہے کہ ایک پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ تمہیں عطا ہوگی۔ وہ صاحبِ اولاد ہوگی۔ اِس میں تعجب کی بات یہ ہے کہ جب الہام ہؤا تو ایک کشفی عالَم میں چار پھل مجھ کو دئے گئے تین ان میں سے تو آم کے تھے مگر ایک پھل سبز رنگ بہت بڑا تھا۔ وہ اِس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہیں تھا۔ اگرچہ ابھی یہ الہامی بات نہیں مگر
میرے دِل میں یہ پڑا ہے کہ وہ پھل جو اِس جہان کے پھلوں میں سے نہیں ہے وہی مبارک لڑکا ہے کیونکہ کچھ شک 1
نہیں کہ پھلوں سے مراد اولاد ہے۔ اور جبکہ ایک پارسا طبع اہلیہ کی بشارت دی گئی اور ساتھ ہی کشفی طور پر چار پھل دئے گئے جن میں سے ایک پھل الگ وضع کا ہے تو یہی سمجھا جاتا ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔"

(از مکتوب مورخہ ۸ جون ۱۸۸۶ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۵، ۶)

تفسیر وتشریح

اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز کومندرجہ بالا رؤیا سیدنا حضرت مسیح موعود کی حقیقت یوں منکشف فرمائی ہے کہ یہ سب رویا اور کچھ دیگر بھی اصل میں اُسی الہام کے تتمے ہیں جو کہ سب سے پہلے آپکو ہوا اور بیان نمبر۳ میں ذکر کرآیا ہوں یعنی ''اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَسِیْنٍ''۔ پسر چہارم کی پیدائش کی خبر یعنی صاحبزادہ مبارک احمد کی بشارت سب اولاد سے قبل دی گئی اس میں یہ اشارہ تھا کہ چوتھا بیٹا اللہ تعالیٰ کی نظر میں مسیح موعودؑ کیلئے خاص الخاص ہوگا۔ رویا میں یہ علم بھی دیا گیا کہ وہ اس جہاں کے پھلوں میں سے نہیں ہوگا یعنی جنت کا پھل ہوگا۔ حضرت مسیح موعودؑ مامورین،مرسلین کے بارے میں رقم فرماتے ہیں کہ وہ جنت کے پھل ہوتے ہیں (حوالہ روحانی خزائن جلد ۱۸۔ ص ۱۷۴) سو اسطرح ان رویا کا مفہوم یہ ہُوا یہ کہ چوتھے بیٹے کی استعداد روحانی بفضل تعالیٰ مرسلین کی ہوگی چونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس روح مقدس کی حضرت مسیح موعود کے بعد فی الفور ضرورت نہ تھی اسلئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کم عمری میں ہی اپنے پاس بُلا لیا اور مسیح موعود کو نئے سرے سے بشارت دی کہ وہ بمنزلہ مبارک ایک بیٹا آئندہ نازل فرمائیگا۔ یعنی ذریت میں سے ایک شخص کو قائم کرے گا۔ فلحمد للہ ایسا ہی ہُوا اور مولیٰ کریم نے حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کو ایوب کا خطاب دیکر پندرھویں صدی کے سر پر ۱۳۸۶ ہجری میں نازل فرمایا جیسا کہ آپ نے مجھے اپنے ایک خط میں اطلاع دی کہ مجھے ایوب کا خطاب عطا ہُوا ہے نیز یہ کہ آپکو مسیح موعود کی مدد کیلئے نازل کیا گیا ہے (مکتوبات ایوب احمدیت۔مکتوب نمبر ۵۹)

حضرت ایوب احمدیت کی روحانی ولادت اگرچہ چودہویں صدی کے آخر میں اور پندرہویں صدی کے آغاز سے کچھ قبل ۱۳۸۶ھ میں ہوچکی تھی جو کہ ایک طرح سے حضرت مسیح موعودؑ کیلئے مجدد صدی چہاردہم ہونے کے ناطے دور الف آخر کی پہلی صدی تھی یعنی ''اتوار'' تھا جیسا کہ آپ کا الہام ہے ''ہماری قسمت آئت وار'' (حوالہ تذکرہ صفحہ ۴۳۷) مگر قوم نے ان کو شناخت نہ کیا اور ''عقیقہ'' جو کہ ایک طرح سے ولادت کی خوشی اور عید کا اظہار ہوتا ہے تاخیر میں پڑ گیا جیسا کہ رویا میں بیان کیا گیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی اسکیم میں یوں مقدر تھا کہ حضرت ایوب احمدیت کو خوب آزمایا جائے اور قوم کو بھی چنانچہ ابھی تک یعنی ۱۴۳۰ ہجری تک یہ عقیقہ نہیں ہوسکا ہے۔ انشاءاللہ اب وقت آگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بروز سوموار یعنی پندہویں صدی میں جب کہ ایک چوتھائی سے کچھ زیادہ اسکا گذر چکا ہے اپنی قدرت کاملہ سے اسکا بندوبست فرمادے اور سب روکوں اور رکاوٹوں کو خود دُور فرما کر خوشی اور شادمانی کے سامان کرے۔ وَمَا ذَالِکَ عَلیٰ اللّٰہِ بَعِیْد۔

نمبر ۱۰

سنہ ۱۸۹۰ء
"خدا تعالیٰ نے مجھے بھی بشارت دی کہ
موت کے بعد مَیں پھر تجھے حیات بخشوں گا

اور فرمایا کہ
جو لوگ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جایا کرتے ہیں۔

اور فرمایا کہ
مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اور اپنی قدرت نمائی سے تجھے اُٹھاؤں گا۔

پس میری اِس دوبارہ زندگی سے مُراد بھی میرے مقاصد کی زندگی ہے۔"
(فتح اسلام صفحہ ۲۶ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۶ حاشیہ)

تفہیم وتشریح

یہاں پر اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام اپنی اس قدیم سُنت کا اظہار فرمایا ہے کہ وہ اپنے خاص الخاص مقربین کے سلسلہ کی تائید کیلئے اور اُنکے مشن کی تکمیل کیلئے اُن کی ظاہری وفات کے بعد اُنہیں کے متبعین میں سے بعض کو پاک کر کے اُن کے سلسلہ کی تائید ونصرت کیلئے نازل فرماتا رہتا ہے جسے سیدنا حضرت مسیح موعود نے ''قدرت ثانیہ'' سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ آپکی مدد کیلئے پندرھویں صدی ہجری میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد کو نازل فرمایا۔ اورخود آپکی تائیدونصرت کیلئے آپکو بشارت دی جیسا کہ آپ نے رسالہ خالد نومبر ۱۹۶۶ء ص ۲۶ میں شائع شدہ رویا میں فرمایا کہ میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوگیا۔ چنانچہ انشاءاللہ یہ سلسلہ درسلسلہ بفضل تعالیٰ جاری رہیگا جب تک کے حضرت مسیح موعودؑ کا مشن تکمیل پذیر ہو۔

نمبر ۱۱

سنہ ۱۸۹۱ء
"خدائے تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذُریت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اُترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا۔ وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا اور اُن کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ۔ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔"
(ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۵، ۱۵۶۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۸۰)

تفہیم وتشریح

سیدنا حضرت مسیح موعود کی یہ پیش گوئی بفضل تعالیٰ پوری ہو چکی ہے اور اِس پیشگوئی کے مصداق حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد ہیں۔ آ پکو ۱۹۶۵ء میں جب آ پکی عمر قریباً ۳۷ سال تھی الہام ہُوا جو کہ قرآنی الفاظ میں یوں ہے ''جاعلُ الذّینَ اتبعُوْک فوق الذّین کَفرُوْ''۔

یہ الہام سب سے پہلے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام پر ہُوا جیسا کہ قرآن پاک میں درج ہے اُسکے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود پر ہُوا اور آپ کے بعد حضرت مرزا رفیع احمد صاحب پر ہُوا گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسیح علیہ السلام سے نسبت کا اظہار تھا۔ اگر چہ حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے رویا میں ایوب کے نام سے مخاطب فرمایا اور آپ کی مشابہت ایوبی مُسلّم ہے مگر آپ کو حضرت مسیح سے بھی مماثلت ہے چنانچہ آپ نے اپنی عُمر کے سال قریباً ۳۵ سے لیکر ۳۹ تک جب کہ آپ صدر خدام الاحمدیہ تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علیل تھے ایک غیر معمولی خدمت مسیح موعود فرمائی۔ آپ نے احمدیت کے زندہ فرقہ اسلام ہونے کے ثبوت کی قریہ قریہ جا کر منادی کی اور نوجوانوں میں خصوصاً زندگی کی ایک نئی روح پھونک دی اور احباب جماعت میں دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا عزم پیدا کیا۔ احباب جماعت دیوانہ وار آپ کی طرف کشش پاتے تھے۔ اُن سالوں میں آپ کی قوت قدسیہ سے قیام شریعت کیلئے غیر معمولی توجہ نوجوانوں میں پیدا ہوئی بعینہ اُسی طرح جیسے کہ حضرت مسیح ناصری کے دور میں عامۃ الناس آپ کی طرف کشش اور فیض پاتے تھے مگر جب قضائے ایزدی سے آپ پر ابتلاء کا دور آیا تو حواری آپ کا ساتھ کما حقہ نہ دے سکے اور تتر بتر ہو گئے۔ بعینہ جب ۱۹۶۵ء میں ظاہری خلافت ثالثہ کے انتخاب کا وقت آیا تو مجلس انتخاب نے آ پکو منتخب کرنے کی بجائے مرزا ناصر احمد صاحب کو ترجیح دی اور اُسکے بعد نظام نے اِس مثیل مسیح ناصری پر دائرہ زندگی تنگ کرنا شروع کر دیا اور عامۃ الناس آہستہ آہستہ آپ سے اپنا تعلق کم کرتے گئے اُس خوف کی وجہ سے بھی جو نظام نے پیدا کیا اور اُس خوشنودی کیلئے بھی جو کہ آپ سے دشمنی کرنے سے نظام سے حاصل ہوتی تھی چنانچہ آ پکی زندگی پر ملے جُلے وہ سب دور آئے جو کہ حضرت مسیح، حضرت ایوب اور حضرت یوسف علیہ السلام پر آئے تھے اور اسی حالت میں آپ کا وصال ہو گیا مگر آپ کے مشن کی تکمیل جو کہ دراصل حضرت مسیح موعود کی مقاصد کی تکمیل ہی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اپنی رحمت اور نصرت کے سامان چپکے چپکے شروع فرما دئے ہیں اور انشاء اللہ وہ وقت اب قریب آ رہا ہے کہ جماعت مسیح موعود آ پکی شان اور مقام سے مطلع ہو اور وہ آسمانی مائدہ جو کہ آپ کے ذریعہ پندرھویں صدی ہجری میں تازہ بتازہ نازل ہوا یعنی اُس تفسیر سے مُستفید ہوں جو کہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے سیکھ کر دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق تحریر فرمائی ہے اور لوگ جس سے تا حال بے خبر ہیں۔

دراصل مقدر کچھ یوں ہی تھا کہ اول طور پر لوگ آپ کو شناخت نہ کر پائیں کیونکہ اُن میں صلاحیت کی کمی ہوگی اور بعد میں جب کسی وقت یا بعد کی نسل میں سعادت اور صلاحیت اِس نور کو جذب کرنے اور مُستفید ہونے کی پیدا ہوگی تو آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی اِس بارے

میں بین پیشگوئی رویا حسب ذیل ہے۔

''میں نے آج خواب میں دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے مکان پر آئے ہیں۔ دل میں خیال آیا کہ اُن کو کیا کھلائیں آم تو خراب ہو گئے ہیں۔ تب اور آم غیب سے موجود ہو گئے''۔ (تذکرہ صفحہ۱۱۹۔ ۱۱جولائی ۱۸۸۷)

رویا مندرجہ بالا اُس کیفیت کی طرف اشارہ کرتی ہے جو کہ جون ۱۹۸۲ میں انتخاب خلافت رابعہ کے وقت پیش آئی اور جمہور افراد جماعت میں صلاحیت مفقود پائی گئی اور وہ آپ کو شناخت نہ کر سکے۔ یہ ہے تاویل اس بات کی کہ حضرت عیسیٰ کا مثیل جو کہ آپ کی جماعت کے اندر نازل ہونا تھا اور آپ نے اُسکی پیشگوئی فرمائی تھی کہ جماعت اُسے پہلے وقت قبول نہ کرے گی اور بعد میں اُنکو قبولیت کی توفیق مل جائیگی۔

اللہ قادر و توانا وہ دن جلد لائے۔ آمین۔